حبیب الرحمٰن بٹالوی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام محمد بن اسماعیل اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ ۱۳، شوال ۱۹۴ھ کو ازبکستان کے شہر بخارا میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے۔ ایک رات ان کی والدہ نے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ انھیں فرما رہے ہیں۔ ''تمہارے رونے اور کثرت التجا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لختِ جگر کی آنکھوں کا نور لوٹا دیا ہے۔'' صبح ہوئی تو والدہ نے دیکھا کہ بیٹے کی بینائی لوٹ آئی ہے۔

(''سیرت البخاری'' از مبارک پوری)

اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے آپ کو بے پناہ حافظہ عطا کیا تھا۔ ایک دفعہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ، امام سلیمان بن حربؒ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ بخاری سبق کیوں نہیں لکھتے؟ جواب ملا ''یہ بخاری جا کر اپنی یادداشت اور قوت حفظ سے کام لے کر لکھ لیں گے۔''

آپ جو کتاب ہاتھ میں لیتے۔ ایک ہی نظر میں اس کی تمام احادیث یاد کر لیتے تھے۔　　　(ابوبکر الکلوذانی)

امام بخاری دورانِ تعلیم جو کچھ سنتے اسے حفظ کر لیتے اور لکھتے نہ تھے۔　　　(حاشر بن اسماعیل)

امام بخاری نے علم دین کی خاطر شدید بھوک برداشت کی۔ بعض اوقات پتوں پر گزارا کیا مگر حصول علم کی جدوجہد میں ذرہ بھر بھی کمی نہ آئی۔ آپ کے کاتب محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں کہ کبھی کبھی پورا دن گزر جاتا مگر امام بخاری ایک چپاتی بھی نہ کھاتے۔ ہنڈیا میں مسالہ ڈالنے یا بھنا ہوا گوشت کھانے سے پرہیز کرتے تھے۔ آپ صدقہ بڑی کثرت سے کرتے اور طلبہ میں سے جسے تنگ دست پاتے چپکے سے اس کی مدد کر دیتے۔ آپ نہایت کم گو تھے۔ لوگوں کی دولت کی کوئی طمع نہ رکھتے تھے۔ بس اپنے علمی کاموں ہی میں مگن رہتے تھے۔

امام بخاری بادشاہوں کے درباروں اور امراء کی چوکھٹ سے دور رہتے تھے۔ بکر بن منیر بیان کرتے ہیں کہ بخارا کے گورنر ابوالہیثم نے امام بخاری کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنی کتب لے کر حرم شاہی میں آ کر درس دیا کریں۔ تا کہ میں بھی آپ سے استفادہ کر سکوں۔ آپ نے گورنر کے ایلچی کے ہاتھ جواب کہلا بھیجا کہ میں علم دین کی ناقدری نہیں کر سکتا کہ اسے اٹھا کر لوگوں کے دروازوں کا طواف کرتا پھروں۔ اگر تمہیں علم دین کا اتنا شوق ہے تو میری مسجد یا میرے گھر آ جایا کرو۔ میں دین کا علم چھپا کر نہیں رکھتا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص سے دین کا مسئلہ پوچھا گیا لیکن اس نے اسے چھپایا۔ تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔''

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ اکثر فرماتے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مخلوق نہیں اور ایمان، قول اور عمل کا نام ہے اور یہ اس کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

عبداللہ بن محمد صیارفی بیان کرتے ہیں کہ میں امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا۔ ان کی کنیز کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ ٹھوکر کھا کر امام صاحب کے سامنے رکھی ہوئی دوات پر گر پڑی۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: کس طرح چلتی ہو؟ کنیز نے جواب دیا: جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلوں؟ امام صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد کسی نے آپ سے کہا کہ کنیز نے آپ کو بڑا غصہ دلا دیا تھا مگر آپ نے اسے آزاد کر دیا۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے کہ اس نے غصہ دلانے والی بات کی تھی لیکن میں نے بھی اسے آزاد کرنے پر اپنے آپ کو آمادہ کر لیا۔

مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید کے بعد امام بخاری کی کتاب ''صحیح بخاری'' کا درجہ ہے۔ کسی کتاب کو یہ رتبۂ بلند، یہ فضیلت اور یہ قبول عام حاصل نہیں ہوا۔ امام بخاری خود کہتے ہیں:۔ میں نے کتاب ''الجامع الصحیح'' چھ لاکھ احادیث کی چھان بین کے بعد، صحیح احادیث منتخب کر کے سولہ سال میں مکمل کی ہے۔ اس کتاب کو اپنے اور اللہ کے درمیان ایک محبت، یعنی ذریعۂ نجات سمجھتا ہوں۔

عبدالقدوس بن ہمام نے اپنے متعدد اساتذہ سے یہ بات سنی کہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' کے عنوانات، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور آپ کی قبر مبارک کے درمیان بیٹھ کر لکھے۔ آپ عنوان لکھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھتے تھے۔

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ ہفتے کی رات عشاء کی نماز کے وقت فوت ہوئے۔ وہ عیدالفطر کی رات تھی۔ آپ کی تدفین، عیدالفطر کے دن ظہر کے بعد عمل میں آئی۔ ابو منصور غالب بن جبریل بیان کرتے ہیں، دفن کے بعد امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قبر سے عجیب قسم کی خوشبو اٹھنے لگی اور یہ سلسلہ کئی روز تک جاری رہا۔